

## اصلاحِ معاشرہ کا لائجہ عمل

تمام جماعتوں، حلقہ ہائے متفقین اور دوسرے کارکنان جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنے حالات اور وسائل کے مطابق حسبِ ذیل قسم کے کاموں کو اپنے ہاں زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کریں۔

۱- جماعت کی بنیادی دعوت و سیع بیمانے پر بھیلانا: اس سلسلے میں تمام کارکنوں کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیے کہ جماعتِ اسلامی کا اصل کام جس پر تمام دوسری سرگرمیوں کی بناء قائم ہوتی ہے، عوامِ الناس کو اطاعتِ خدا اور رسولؐ کی طرف بلانا، آخرت کی بازو پر کا احساس دلانا، خیر و صلاح اور تقویٰ کی تلقین کرنا، اور اسلام کی حقیقت سمجھانا ہے۔ یہ کام لٹڑپر، تقریر، تعلیم، زبانی گفتگو اور تمام ممکن ذرائع سے وسیع پیلانے پر ہونا چاہیے۔

۲- مساجد کی اصلاح: اس میں مسجدوں کی تعمیر، ان کی مرمت، ان کے لیے فرش، پانی اور دوسری ضروریات اور آسائیشوں کی فراہمی، نیز اذان، نماز باجماعت، امام، درس و تدریس اور خطبات جمعہ وغیرہ جملہ امور کا اطمینان بخش انتظام شامل ہے۔ اگر لوگ مسجد کی اہمیت اور اس کے مقام کو سمجھنے لگیں تو بستی اور محلے میں مسجد سے زیادہ دل کش جگہ اور کوئی نہ ہو۔

۳- عوام میں علم دین پر بھیلانا: ظاہر ہے کہ دین کے علم کے بغیر آدمی دین کی راہ پر نہیں چل سکتا۔ اگر اتفاق سے چل رہا ہے تو اس کے ہر آن بھٹک جانے کا اندیشہ ہے۔ اگر لوگ نہ دین کو جانیں اور نہ اس پر چلیں تو اسلامی نظام کا خواب کبھی حقیقت کی شکل اختیار نہیں کر سکتا۔ اس لیے دین خود بھی سیکھیے اور دوسروں کو بھی سکھانے کا انتظام کیجیے۔ دوسروں تک اسے پہنچانے کے لیے گفتگوؤں، مذاکرات، تقاریر، خطبات، درس، اجتماعی مطالعہ، تعلیم بالغاء، دارالعلوم اور اسلامی لٹڑپر کی عام اشاعت اور تقسیم کو ذریعہ بنائیے۔ یاد رکھیے کہ دین کا علم پھیلانا ان کاموں میں سے

ہے جو صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

۴- بدی کا مقابلہ منظم نیکی سے: غدڑا گردی کے مقابلے میں لوگوں کی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کرنا، عام طور پر لوگوں کو ظلم و ستم سے بچانا، شہریوں کے اندر اخلاقی فرائض اور ذمہ داریوں کے احساس کو بیدار کر کے ان کی ادائیگی پر ان کو آمادہ کرنا اور شہروں اور دیہات کی اخلاقی حالت کو درست کرنا۔

صدیوں کے انحطاط کے نتیجے میں ہمارے معاشرے میں اب بدی اور برائی منظم، بے باک، جری اور ایک دوسرے کی پشت پناہ بن چکی ہے، اور یہی اور شرافت اب انتشار، پست ہوتی، بزدلی اور کمزوری کے ہم معنی ہو کر رہ گئی ہے۔ اس صورتِ حال کو پھر سے بدلنا ہے اور یہی اور شرافت کو منظم، بے باک اور نذر بنا کر اسے معاشرے کے ہر گوشے میں حکماء طاقت کی حیثیت دینا ہے۔

۵- عوامی مسائل کے حل کرے لیے کوشش: سرکاری حکاموں اور اداروں سے عام لوگوں کی شکایات رفع کرنے میں ان کی امداد کرنا اور دادرسی حاصل کرنے میں ان کی رہنمائی کرنا۔

۶- بستی کے تبیعوں، بیاؤں، معمدوں اور غریب طالب علموں کی فہرستیں تیار کرنا اور جن جن طریقوں سے ممکن ہوان کی مدد کرنا۔ اس غرض کے لیے زکوٰۃ، عشر اور صدقات کی رقم کی تنظیم اور بیت المال کے ذریعے ان کی تحصیل اور تقسیم کا انتظام کرنا چاہیے۔

۷- دیہات اور محلوں میں تعلیم بالغات کے مراکز اور دارالعلوم کا قیام اور عام لوگوں میں ان سے استفادے کا شوق پیدا کرنا۔

۸- فواحش کی روک تھام: [فواحش] کے خلاف عوامی ضمیر اور احساسِ شرافت کو بیدار کرنا۔ فواحش کے سلسلے میں کسی ایک ہی گوشے پر نظر محدود نہیں کر دینی چاہیے بلکہ اس کے تمام سرچشمتوں پر نگاہ رکھنی چاہیے، مثلاً تجھے خانے، شراب خانے، سینما کی پبلیٹی، دکانوں پر عریاں تصاویر کے سائن بورڈ...۔ مخلوط تعلیم، اخبارات میں نجاشی اشتہارات اور فلمی مضامین، ریڈیو پر نجاشی گانوں کے پروگرام، [الیکٹرانک میڈیا پر نجاشی اور بے ہودہ پروگرام]، دکانوں اور مکانوں پر نجاشی گانوں کی

ریکارڈنگ، قمار بازی کے اڑے، رقص کی مجالس، فخش لٹرپیچر اور عربیاں تصاویر، جنسی رسائل، آرٹ اور کلچر کے نام سے بے حیائی پھیلانے والی سرگرمیاں، بینا بازار، عوتوں میں روزافزوں بے پرداگی کی وبا۔

۹- سرکاری اداروں اور حکام و کارکنان کی بہتری کر لیئے اقدام: رشوت و خیانت اور سفارش کی لعنت کے خلاف رائے عام کو منظم کرنا اور سرکاری حکام اور ماتحت کارکنوں میں خدا ترسی، فرض شناسی اور آخوت کی جواب دہی کا احساس پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔ اس غرض کے لیے.... عدالتوں، تھانوں اور دوسرے سرکاری دفاتر میں قرآن مجید اور حدیث شریف اور اسلامی لٹرپیچر میں سے مناسب حال آیات، احادیث اور عبارتیں کتبوں کی شکل میں آدیزاں کی جائیں۔

۱۰- مذهبی جھگڑوں اور تفرقہ انگیزی کا انسداد: اس کے لیے مختلف جماعتوں کے مذہبی پیشواؤں سے ملاقاتیں کر کے ان کو اس کے بڑے نتائج سے باخبر کیا جائے کہ یہ چیز کس طرح اس ملک سے اسلام کی جڑیں اکھاڑ دینے والی ہے اور اسے کس طرح ملک کے ذہین طبقے کے اندر علاما اور مذہب کے خلاف نفرت پھیلانے کے لیے مخالف اسلام عناصر کی طرف سے استعمال کیا جا رہا ہے، نیز عام پبلک کو بھی مناسب موقع پر اس کے نتائج سے باخبر کیا جائے اور ان سے اپیل کی جائے کہ وہ اس قسم کے فتنوں کی سرپرستی سے بالکل کنارہ کش رہیں۔

۱۱- حفظان صحت کا شعور عام کرنا: اگر لوگ صحت و صفائی کے سلسلے میں معمولی احتیاط بھی برتنا شروع کر دیں تو وہ بہت سی وباوں اور بیماریوں سے اپنے آپ کو اور دوسرے شہریوں کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ بہت سی احتیاطیں اور تدابیر ایسی ہیں جن پر یا تو کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا یا بہت معمولی خرچ ہوتا ہے۔ جماعت کے کارکنوں کو چاہیے کہ اس سلسلے میں بھی عوام کی اصلاح و تربیت کریں۔ اس بارے میں ضروری رہنمائی کے لیے وہ ناظم شعبہ خدمتِ خلق جماعتِ اسلامی پاکستان اور اپنے ضلع کے ہمیتھے افسر کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔

اس پروگرام کے مطابق کام کرتے ہوئے جماعت کے کارکنوں کو یہ بات نگاہ میں رکھنی چاہیے کہ تمیں ہر گو شہزادنگی میں اسلام کے مطابق پورے معاشرے کی اصلاح کرنی ہے اور اسی پروگرام کو بتدرنگ ہمہ گیر اصلاح کا پروگرام بنادینا ہے۔ کارکنوں کو اس امر کی کوشش بھی کرنی چاہیے

کہ وہ اصلاحِ معاشرہ کے اس کام میں اپنے اپنے علاقوں کے تمام اسلام پسند اور اصلاح پسند عناصر کا تعاون حاصل کریں اور جو کوئی جس حد تک بھی ساتھ دے سکتا ہو، اسے اس عام بھلائی کی خدمت میں شریک کریں۔ (تحریک اسلامی کا آیندہ لائحہ عمل، ص ۲۰-۲۲)

---